Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ ٹکٹ نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳۱

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

الـمـصـلـح

فی پرچہ ۱؍

ہفتہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۳ اخاء ۱۳۳۲ ھش ۔ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۵

ہمیں سوچنا پڑیگا کہ ہم اقوام متحدہ کے ممبر رہیں یا اس سے اپنے تعلقات منقطع کرلیں

— جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان کی تقریر —

پریٹوریا ۲ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان نے کل اس خیال کا اظہار کیا کہ جنوبی افریقہ محض ایک ووٹ کی اکثریت سے برطانوی تاج کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کرکے اپنے ریپبلک ہونے کا اعلان کرسکتا ہے۔ وہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ ایسا کوئی اقدام کرنے سے پہلے ضرور برطانیہ سے مشورہ کرے۔ ڈاکٹر ملان ایک جلسے میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے دوران تقریر میں کہا جنوبی افریقہ کامل طور پر آزاد خود مختار مملکت ہے۔ وہ اقوام متحدہ میں دوسری قوموں کے ساتھ مساوات کی بنیاد پر شریک ہے۔ لیکن اب اسے سوچنا پڑیگا کہ وہ زیادہ دیر تک اقوام متحدہ کا رکن رہے یا اسے ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دے۔

سرحدی حادثات کی روک تھام کے لئے مصر سلامتی کونسل سے مداخلت کی درخواست کریگا

حکومت اسرائیل وقتی طور پر نہر کی تعمیر بند کرنے پر آمادہ ہوگئی۔

نیویارک ۲ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں مصر اور اسرائیل کی سرحد پر جو حادثات پیش آئے ہیں ان کی روک تھام کے لئے مصر سلامتی کونسل سے مداخلت کی درخواست کریگا۔ ادھر عراق کے وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی نے کہا کہ یہودیوں کی جارحیت کو روکنے کے لئے عراق مصر کی ہر طرح امداد کرنے کو پوری طرح تیار ہے۔ مصری سفیر مقیم واشنگٹن ڈاکٹر احمد حسین نے پچھلے دنوں امریکی محکمہ خارجہ میں امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ہنری بائیروڈ سے ملاقات کرکے اسرائیل کے تازہ اقدام کے خلاف احتجاج کیا۔ حکومت اسرائیل نے مصر اور اسرائیل کی درمیانی سرحد پر غیر فوجی علاقے میں فوجیں داخل کرنے کے علاوہ ایک گاؤں پر قبضہ بھی کرلیا ہے۔ مصری سفارت خانے کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ مسٹر ہنری بائیروڈ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ امریکہ عنقریب اسرائیل کو مجبور کرے گا کہ وہ غیر فوجی علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ اور مذکورہ گاؤں خالی کردے۔

اقوام متحدہ میں "اسرائیل" کے ایک ترجمان نے کل رات مذکورہ سرحدی حادثے کی تردید کرتے ہوئے بتایا کہ اسے اس کی حکومت کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ غیر فوجی علاقے میں کسی گاؤں وغیرہ پر قبضہ کرنے کی اطلاع بالکل غلط ہے۔ سرحد پر ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ حکومت اسرائیل اردن سے نہر نکالنے کی سکیم کو عارضی طور پر ترک کردینے کے لئے تیار ہوگئی ہے اقوام متحدہ کے عارضی کمیشن نے پچھلے دنوں جب نہر کی تعمیر کا کام بند کردینے کا حکم دیا تھا تو اس وقت اسرائیل کے وزیر اعظم نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کردیا تھا:

— واشنگٹن ۲ اکتوبر امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے کیلیفورنیا کے گورنر ارل وارن کو امریکی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔

علاقہ سویز میں برطانیہ کے فنی ماہرین کسی قسم کی وردی نہیں پہنینگے

تصفیہ طلب امور میں سے ایک اور امر کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا

قاہرہ ۲ اکتوبر۔ علاقہ سویز کے مستقبل کے بارے میں مصری اور برطانوی نمائندوں کی بات چیت کل پھر شروع ہورہی ہے۔ آج برطانوی ناظم الامور مقیم قاہرہ نے مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب سے ملاقات کی ملاقات کے بعد جنرل نجیب نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم نے مسئلہ زیر بحث کے بعض متنازعہ امور پر تبادلہ خیالات کیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ تصفیہ طلب امور میں سے ایک اور امر کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جو یہ ہے کہ انخلائے افواج کے بعد برطانیہ کے جو فنی ماہرین علاقہ سویز میں مقیم رہیں گے۔ وہ کسی قسم کی وردی نہیں پہنیں گے۔ مصر اس بات پر مصر تھا کہ انہیں عام شہری لباس میں ہی رہنا ہوگا برخلاف اس کے برطانیہ چاہتا تھا کہ انہیں اپنے ملٹری عہدے کے مطابق فوجی وردی پہننے کی اجازت ہو۔ ایجنسی کی اطلاع کے مطابق فنی ماہرین کے عرصہ قیام کا معاملہ ابھی تک طے نہیں ہوا ہے۔ اور اب جو مزید ملاقاتیں ہوں گی۔ ان میں اسی امر کا فیصلہ کیا جائے گا کہ فنی ماہرین کتنے عرصہ تک قیام کرسکیں گے:

تحقیقاتی عدالت کے سامنے

ماسٹر تاج الدین کا بیان

لاہور یکم اکتوبر۔ پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے آج صدر مجلس احرار (جو خلاف قانون قرار دے دی گئی ہے) ماسٹر تاج الدین انصاری کا بیان قلم بند کیا ماسٹر تاج الدین کو وکیل مجلس احرار کے کہنے پر لاہور سنٹرل جیل سے عدالت میں لایا گیا تھا ان کا بیان قلم بند ہوچکنے کے بعد مجلس عمل، صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور حکومت پنجاب کے وکیلوں نے آپ پر جرح کی۔ حکومت پنجاب کے وکیل کی جرح ہنوز جاری تھی۔ کہ اجلاس برخاست ہوگیا۔ ماسٹر تاج الدین کا بیان کل بھی جاری رہے گا:

قبرص کے جنگلوں میں خوفناک آگ

نکوسیا ۲ اکتوبر۔ قبرص میں پچھلے دنوں جب ہوئے [illegible] ایک بڑے سے جنگل میں آگ لگ گئی۔ جس نے ایک ہزار ایکڑ رقبے کو جلا کر خاکستر کردیا۔ اندازہ ہے کہ قیمتی لکڑی کے قریباً ۲۰ ہزار درخت آگ کی نذر ہوگئے تیز ہوا کی وجہ سے آگ اس قدر "آناً فاناً" پھیلتی چلی گئی۔ کہ جنگلی جانور اور پرندے جان بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ بھی نہ سکے۔ قریباً سات سو آدمی دو دن اور دو رات مسلسل آگ بجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ تب کہیں جاکر وہ آگ پر قابو پاسکے۔

دنیا کی پہلی ایٹمی آبدوز کشتی

واشنگٹن ۲ اکتوبر امریکہ نے جو ایٹمی آبدوز کشتی بنائی ہے۔ وہ اگلے سال ۲۱ جنوری کو پہلی بار سمندر میں اتاری جائے گی کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا بھر میں پہلی ایٹمی آبدوز کشتی ہوگی

پولینڈ بھی امیدوار ہے

نیویارک ۲ اکتوبر۔ پولینڈ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ یونان کی رکنیت ختم ہونے سے سلامتی کونسل میں جو نشست خالی ہوگی وہ اس کے لئے انتخاب لڑے گا۔

مصر کی انقلابی عدالت میں پولیس کے دو اعلیٰ افسروں کے خلاف مقدمے کی سماعت

قاہرہ ۲ اکتوبر۔ مصر کی انقلابی عدالت اتوار کے دن پولیس کے دو اعلیٰ افسروں کے خلاف غداری کے مقدمے کی سماعت کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک افسر مصر کے سابق وزیر اعظم ابراہیم عبدالہادی کے بھائی ہیں۔ عدالت مذکور کی طرف سے ابراہیم عبدالہادی کو غداری کے سنگین الزامات کی بناء پر پھانسی کا حکم پہلے ہی سنایا جاچکا ہے۔

شہری منصوبہ بندی کا فرانسیسی ماہر

کراچی ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کراچی کے قریب مہاجر بستیوں کی تعمیر کے سلسلے میں حکومت پاکستان کو مشورہ دینے کے لئے شہروں کی منصوبہ بندی کے ایک فرانسیسی ماہر کو پاکستان بھیج رہی ہے۔

— قاہرہ ۲ اکتوبر۔ حکومت مصر کی آئین سازی کی مشاورتی کمیٹی نے صرف ان عورتوں کے لئے ووٹ دینے کا حق تسلیم کیا ہے۔ جو لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ یہ کمیٹی آجکل مصر کے لئے انتخابی قوانین مرتب کر رہی ہے۔

مختلف صوبوں میں سوت کی تقسیم

کراچی ۲ اکتوبر۔ گذشتہ ماہ مختلف صوبوں کو سوت کا جو کوٹہ الاٹ ہوا تھا اس میں سے نصف سے زیادہ مشرقی بنگال کے حصے میں آیا۔ ۳۲ ہزار گانٹھوں میں سے اسے ۱۲ ہزار گانٹھیں ملیں۔ باقی گانٹھوں میں سے پنجاب کو ۹ ہزار کراچی کو ایک ہزار سرحد کو چھ سو اور سندھ کو ۵۰ گانٹھیں دی گئیں:

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس بالمقابل ڈیو میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۳ اخاء ۱۳۳۲ھ

پاکستان گیر تصوّر کی ضرورت

روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنی ۲ اکتوبر کی اشاعت میں مقالہ افتتاحیہ زیر عنوان "نمائندگی" لکھا ہے۔ اس میں فاضل مدیر نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان دستور میں نمائندگی کے مسئلہ پر اختلافات کا ذکر کرکے فرمایا ہے:۔

"قدرتاً ہر محب وطن پاکستانی کی دلی خواہش اور دعا یہ ہے کہ مذکورہ اختلافات ختم ہوں۔ اور کوئی ایسا حل نکل آئے۔ جو ہر صوبہ کے لئے قابل قبول ہو۔ لیکن ان مذاکرات کے سلسلہ میں ایک غیر جانبدار آدمی یہ محسوس کئے بغیر نہ رہے گا۔ کہ زیر نظر اختلافات پاکستان گیر تصور کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ورنہ نمائندگی کا سوال لازماً اتنی اہمیت حاصل نہ کرسکتا۔ جیسے اس نے اب حاصل کرلی ہے۔ ان مباحث کا واحد بنیادی تصور یہ ہے کہ ہر صوبہ کے نمائندے اپنے علاقے کے مفادات کا تحفظ چاہتے ہیں۔ اور ان کا نقطۂ نظر صرف اس علاقہ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ جس کی وہ نمائندگی کرتے ہیں پورے پاکستان کے مفادات سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ورنہ صوبوں اور علاقوں کی نمائندگی کے اوسط پر اصرار کے کوئی معنے نہیں ہیں۔ پاکستان تو تمام کا تمام ایک ہی یونٹ ہے۔ اس کی خوشحالی اور بہبودی کی ہمیں سعی کرنی چاہیئے۔ اور اسی پہلو سے اس کا جائزہ لینا چاہیئے۔ مگر یہاں صورت حال اسکے برعکس ہے۔ اور پاکستان کے عام تصور کو چھوڑ کر ہر ایک صوبے کے اپنے ذاتی مفادات کو پیش نظر رکھا جارہا ہے۔ جس سے پاکستان کا عام تصور نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے۔" (روزنامہ جنگ ۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

فاضل مدیر نے اس میں جو بنیادی بات فرمائی ہے کہ "زیر نظر اختلافات پاکستان گیر تصور کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں" ہمارے خیال میں بالکل بجا اور درست ہے پاکستان بے شک مختلف صوبوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور اسی لیے اس کا دستور وفاقی بنایا جائے گا۔ جس کو دونوں مشرقی اور مغربی حصوں نے تسلیم کرلیا ہے۔ لیکن دراصل پاکستان ایک واحد ملک ہے۔ اگرچہ تقسیم کار اور لوکل حالات کے پیش نظر مختلف صوبوں میں تقسیم ہے۔ اس لئے کوئی شخص خواہ وہ ان مختلف صوبوں میں سے کسی صوبے کا رہنے والا ہو پاکستانی ہے۔ اور ملک کی کاملیت کے لئے ضروری ہے کہ ہر پاکستانی کو نہ صرف اپنے صوبے کی بہبودی کا ہی خیال ہونا چاہیئے۔ بلکہ جس طرح اسے اپنے صوبہ کی بہبودی کا خیال ہے۔ اسی طرح اسکو تمام دوسرے صوبوں کی بہبودی کا خیال ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ ملک کے چپہ چپہ کو ایک ہی نگاہ سے دیکھے۔ اور کسی صوبے یا علاقے کو اگر نقصان پہونچ رہا ہو۔ تو وہ نقصان نہ ہونے دے۔ کیونکہ جس طرح ایک جسم کے مختلف اعضا ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرے اعضا اس کی مدد کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح ایک ملک بھی ایک وحدت ہوتی ہے۔ جس طرح ایک عضو کو نقصان پہونچنے سے تمام دوسرے اعضا کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی طرح ملک کے ایک حصہ کو نقصان پہنچنے سے باقی تمام حصوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ مثلاً اگر بنگال کی حالت خراب ہو تو سندھ پنجاب۔ صوبہ سرحدی اور بلوچستان پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اگر پنجاب کی حالت خراب ہو۔ تو بنگال اور باقی تمام صوبوں پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اور اگر سندھ یا بلوچستان یا سرحدی صوبہ کی حالت خراب ہو تو پنجاب اور بنگال پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ تمام ملک کی حالت خراب ہوگی اور یہ نقصان اس وجہ سے سندھ کو یا کسی اور صوبہ کو پہونچے گا۔ اس کی ذمہ داری تمام صوبوں پر عائد ہوگی۔ اس لئے ہر صوبہ کا فرض ہے کہ وہ کسی دوسرے صوبے کو کمزور نہ ہونے دے۔ اور اگر ہوسکے تو قربانی کرکے بھی اس کی حالت درست کرے۔ ورنہ اگر ایک صوبہ تباہ ہوا۔ تو اسکے ساتھ خود وہ بھی تباہ ہوجائے گا۔

اس لحاظ سے اگر ایک صوبہ کسی امر میں دوسرے پر فوقیت لے جانا چاہتا ہے۔ تو اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ کیونکہ دوسرے صوبوں کی کمزوریوں کا خود اسکی اپنی ہستی پر بھی ویسا ہی اثر پڑے گا۔ جیسا کہ دوسرے صوبوں پر اس لئے اگر ہم اپنے صوبے کی خیر خواہی چاہتے ہیں۔ تو لازمی امر ہے کہ ہم دوسرے صوبوں کی بدخواہی ترک کریں اور کوئی ایسی بات نہ روا رکھیں۔ جس سے ہمارا صوبہ تو بزعم خود مضبوط ہوجائے۔ مگر دوسرے صوبے کمزور ہوجائیں۔ جیسا کہ مدیر "جنگ" کے زیر نظر افتتاحیہ میں زور دیا گیا۔ ہم کو اپنے اپنے صوبہ کی سطح سے بلند ہو کر دستور جیسے ہمہ گیر معاملہ پر کل پاکستانی نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔ اور جو اختلافات محض صوبہ پرستی کی وجہ سے دستور سازی کے راستہ میں حائل ہو رہے ہیں۔ ان کو یکدم مٹا دینا چاہیئے۔ بہت سے یہ اختلافات واقعی پاکستان گیر تصور کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوگئے ہیں اگر ہم دستور سازی کے مسئلہ پر پاکستان گیر تصور سے غور کریں تو یہ اختلافات فوراً مٹ جائیں گے۔

اس وقت جو اختلافات ہیں اس کی بڑی وجہ وہی ہے۔ جس کی طرف روزنامہ جنگ کے مدیر نے واضح اشارہ کیا ہے۔ کہ

"اکثر غلط لوگوں نے غلط نعرے لگا کر بعض آدمیوں کو گمراہ کردیا ہے۔ اور اس لئے صوبائی لیڈروں کو اپنی لیڈری بچانے کے لئے ان مطالبات کا لحاظ کرنا پڑتا ہے مگر اس قسم کے لحاظوں کا نتیجہ حل اور عمل کے طویل چکر کی وجہ سے خطرناک برآمد ہوتا ہے۔"

یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی بہت سے لوگ ایسے موجود ہیں جن کا کام صرف نعرہ بازی اور حکومت کی ہر طرح سے مخالفت کرنا اور ملک میں بے اطمینانی پھیلانا ہے عوام کی ابھی ایسی تربیت نہیں ہوئی۔ کہ وہ ان غلط لوگوں کی فریب کارانہ چالوں کو سمجھ سکیں اس لئے ان لوگوں کی رنگین بیانیوں اور دل آویز نعروں سے عوام کا بھٹک جانا کوئی عجیب بات نہیں مگر اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ہمارے بعض لیڈر بھی ان غلط لوگوں کی نعرہ بازی اور جلسے جلوسوں کی عارضی بھڑک بھڑک سے اکثر متاثر ہوجاتے ہیں۔ اور ڈگمگا جاتے ہیں۔ اور چند لوگوں کے محض وقتی جوش کو رائے عامہ سمجھنے لگتے ہیں۔ اور جیسا کہ مدیر جنگ نے کہا ہے اپنی لیڈری بچانے کے لئے ان کو ان کے بے سروپا مطالبات کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ اور اپنے صحیح موقف سے ہٹ کر غلط اقدام کردیتے ہیں جس کا نتیجہ ملک وقوم کے لئے سخت نقصان میں برآمد ہوتا ہے۔ اور قومی کاموں میں تاخیر واقع ہوتی ہے

چنانچہ اس کی واضح ترین مثال دستور سازی ہی ہے۔ چھ سال میں ہم دستور نہیں بنا سکے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے لیڈروں نے صحیح طریق کار اختیار کرنے اور اپنے کام پر استقامت سے جمے رہنے کے مقابلہ میں غلط لوگوں کی نعرہ بازیوں اور مطالبات کا زیادہ خیال کیا۔ اور تذبذب میں پڑے رہے۔ اور ضرورت سے بہت زیادہ غور و خوض پر وقت ضائع کردیا۔ اگر ہمارے ان لیڈروں میں یہ کمزوری نہ ہوتی۔ تو یقیناً دستور کب کا بن چکا ہوتا بلکہ ہمیں تو اب بھی خطرہ ہے۔ کہ اگر ہمارے لیڈروں نے پھر وہی کمزوریاں دکھائیں۔ اور خزاں زدہ پتوں کی طرح ہر جھونکے کے ساتھ اڑتے رہے تو کوئی ڈھیر نہیں بنا سکیں گے:

رضوان

وطنِ حبشہ تری کر نہ سکا سقائی	تشنگیٔ علم کی ربوہ میں تجھے لے آئی
اب کہاں لے کے تجھے عزم جواں جاتا ہے	دور افتادہ مسافر تو کہاں جاتا ہے
کٹ گئی عین بہاراں میں جوانی تیری	خون کے آنسو رلائیگی کہانی تیری
غم اٹھالے گا ترا والدِ مہجور کا دل	خوں نہ ہوجائیگا کیا مادرِ مجبور کا دل
اب ذرا بھیج صبا خلد کے ایوانوں سے	اُمِ رضواں سے مرا جاکے یہ پیغام کہے
"ہے یہی تیرے مقدر کی فلک پیمائی	تیرے نو عمر مجاہد نے شہادت پائی" ق
چشمِ مہجور ترے غم میں برستی ہی رہی	ارضِ حبشہ ترے قدموں کو ترستی ہی رہی
موت سی چیز بھی کیا تیرے وطن میں نایاب	نیلِ ارزق ہے کہاں اور کہاں آبِ چناب

سینۂ عشق میں ہوک اٹھتی ہے پیارے رضواں
ہم تجھے بھول نہیں سکتے ہمارے رضواں

عبدالمنان ناهید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیلئے کامل نمونہ ہیں

عقلاً کوئی شخص تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ وہ مندرجہ ذیل دو شرطوں کو پورا نہ کرتا ہو۔

اول۔ اس کی زندگی کے حالات اور اس کا روز و شب کا عمل تفصیل کے ساتھ دنیا کی نظر کے سامنے ہو۔ اس کے گرد و پیش کے حالات اور کس طرح ان حالات کے ماتحت اس نے اپنی زندگی بسر کی۔ ان سب امور کا مفصل علم ہمیں حاصل ہونا چاہیئے۔ اس کی زندگی کا کوئی حصہ ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے۔ نمونہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ اسکی نقل کریں۔ جس کے حالات کا ہی ہمیں پورے طور پر علم نہ ہو۔ اسے ہم اپنے روزمرہ کے کاروبار کے لئے کس طرح اپنا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ کامل نمونہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسکی کامل تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔ اس کا اٹھنا اور بیٹھنا اس کا سونا اور اس کا جاگنا۔ اس کا چلنا اور پھرنا غرض اس کا دن رات کا ہر ایک عمل ایک متحرک تصویر کی طرح ہمیں نظر آتا ہو۔ پھر اس کی زندگی کا کوئی بڑا حصہ گمنامی کی تاریکی میں پڑا ہوا نہ ہو۔ ایسا شخص ہمارے لئے کامل نمونہ نہیں ہو سکتا۔ جس کی زندگی کے اکثر یا ایک بڑے حصہ پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہو۔ اور صرف چند سال کیلئے وہ دنیا کے سامنے ظاہر ہو کر پھر دنیا سے غائب ہو جائے۔ اور ان چند سال کے حالات بھی ایسی تفصیل کے ساتھ محفوظ نہ ہوں۔ کہ اسکی شب و روز کی زندگی ایک آئینہ کی طرح ہماری نظر کے سامنے ہو۔

دوسرے اس کی زندگی ایسے حالات میں سے گذری ہو۔ کہ وہ زندگی کے ہر ایک پہلو کے لئے نمونہ بننے کی قابلیت رکھتی ہو۔ مثلاً اگر ایک شخص نے اپنی ساری زندگی تجرد میں ہی گذار دی تو وہ ایسے لوگوں کے لئے جو متاہل ہوں۔ کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے۔ اور اہل و عیال والے لوگ اس کے عملی نمونہ سے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی اگر ایک شخص ہمیشہ ناداری اور غربت کی حالت میں مبتلا رہا ہو۔ اور اس نے مالدار ہو کر کبھی اپنا نمونہ دنیا کے سامنے پیش نہ کیا ہو۔ تو ایسی صورت میں غربا اور مساکین تو بے شک اس سے کچھ نہ کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ غربت کی حالت میں اس نے کوئی قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہو۔ لیکن ایسے لوگ جو افلاس کی مصیبت میں مبتلا نہیں۔ اس کی زندگی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اگر دولتمند لوگ اس سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیں۔ کہ مالدار ہو کر ان کو کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور کس طرح اپنے اموال کو یتامیٰ۔ مساکین اور بے کسوں کی امداد کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔ تو ایسے شخص کی زندگی ان کے لئے کوئی عملی نمونہ مہیا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اگر ایک شخص ہمیشہ اپنے ظالم دشمنوں کے ہاتھ سے دکھ اٹھاتا رہا ہو۔ اور کبھی اس پر کوئی ایسا وقت نہ آیا ہو۔ کہ اس کو اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوا ہو۔ تو ایسا آدمی اس امر میں تو بے شک نمونہ بن سکتا ہے۔ کہ دشمن کے جور و ستم کو کس طرح صبر سے برداشت کیا جائے۔ لیکن اس کو اس بات کا عملی نمونہ دکھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ کہ اگر اس کو اپنے خونی دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا۔ تو وہ ان سے کیسا سلوک کرتا۔ اور کیسے اخلاق کے ساتھ ان سے پیش آتا۔ آیا اس وقت اس کے انتقام اور غضب کی آگ بھڑک کر ان کو جلا دیتی۔ یا وہ لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر ان سے محسنانہ سلوک کرتا۔

اسی طرح اگر ایک شخص ہمیشہ محکومی کی حالت میں رہا ہے۔ اور کبھی حکومت کرنے کا اس کو موقعہ نہیں ملا۔ تو ایسا شخص رعایا کے لئے اچھا یا برا نمونہ تو پیش کر سکتا ہے۔ لیکن اولی الامر لوگوں کو اس کے نمونہ سے کسی فائدہ کے حاصل کرنے کی توقع رکھنا لاحاصل ہے۔ وہ کسی امر میں بھی اس سے کسی قسم کا سبق حاصل نہیں کر سکتے۔ نہ وہ امور ملک داری اور انتظام سلطنت میں ان کے سامنے نمونہ پیش کر سکتا ہے۔ اور نہ وہ نواحد صلح و جنگ میں ان کو اپنے عملی نمونہ سے کوئی سبق سکھا سکتا ہے۔ نہ وہ قوانین کے وضع کرنے میں اس سے کسی قسم کی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ وہ قوانین کے نافذ کرنے اور معدلت گستری میں اس کے نمونہ کی پیروی کر سکتے ہیں۔ اور نہ امور سیاسیہ و تعلقات بین الاقوام میں اس سے کوئی سبق سیکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر ایک شخص نے ہمیشہ خلوت کے گوشہ میں اپنی زندگی گذاری اور اس کو عام لوگوں کے ساتھ کوئی واسطہ اور معاملہ نہیں پڑا۔ تو ایسے آدمی سے اگر عابد اور زاہد لوگ کچھ فائدہ اٹھائیں۔ تو اٹھائیں۔ لیکن دنیا اپنے روزمرہ کے معاملات اور تعلقات میں اس سے کسی قسم کی روشنی حاصل نہیں کر سکتی۔

غرض ایسے شخص کے لئے جو دنیا میں کامل نمونہ پیش کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہو۔ یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی زندگی اس طرح پر واقع ہوئی ہو۔ اور اس کو ایسے حالات میں سے گذرنا پڑا ہو۔ کہ اس کو تمام انسانی اخلاق کے احسن اور اکمل طور پر ظاہر کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ تا وہ تمام انسانوں کے لئے اور زندگی کے تمام شعبوں کے لئے اور ہر ایک قسم کے حالات اور معاملات میں ایک کامل نمونہ عملی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔ مثلاً اگر اس کے ہاتھ میں کبھی مال نہیں آیا۔ تو وہ سخاوت میں کیا نمونہ دکھائے گا۔ اور اگر وہ کسی خطرہ میں نہیں ڈالا گیا۔ تو وہ شجاعت میں کیا نمونہ دکھا سکتا ہے۔

یہ وہ شرطیں ہیں۔ جن کا عقلاً ایک ایسے شخص میں پایا جانا ضروری ہے۔ جو دنیا کے لئے بطور ایک کامل نمونہ کے مبعوث کیا گیا ہو۔ اور جس شخص میں یہ دونوں باتیں کامل طور پر نہ پائی جائیں۔ وہ اس بات کا حقدار نہیں۔ کہ اسے دنیا کے سامنے بطور کامل نمونہ پیش کیا جائے۔

اب ہم ان تمام ہادیانِ دین پر نظر کرتے ہیں۔ جن کو مختلف قومیں بطور کامل نمونہ کے دنیا کے آگے پیش کرتی ہیں۔ اور ان میں صرف ایک ہی ایسا وجود دیکھتے ہیں۔ جس میں یہ دونوں شرطیں اکمل اور اتم طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور وہ اکیلا انسان نبی عربی فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ تمام قوموں کے ہادیوں میں یہی ایک مقدس وجود ہے۔ جس کی زندگی میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں شرطوں کو جمع کر دیا۔ اور صرف آپ ہی کی ذات بابرکات ہے۔ جن کی زندگی کا کوئی ٹکڑا تاریکی کے پردہ کے نیچے چھپا ہوا نہیں ہے۔ جن کی زندگی کے تمام ضروری حالات ولادت سے لے کر وفات تک تاریخ میں محفوظ ہیں۔ جن کے بچپن کے اخلاق اور عادات کی گواہیاں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جن کے زمانہ شباب کا پاکیزہ رویہ ایسے لوگوں کی شہادتوں سے ہم تک پہنچ چکا ہے۔ جن کو دن رات آپ کی مطہر زندگی کے مطالعہ کا موقع ملتا تھا۔ اور جن میں نہ صرف آپ کے قریبی رشتہ دار شامل ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے باوجود مخالفت مذہبی آپؐ کی پاکیزہ زندگی کی شہادت دی۔ اور ان شہادت دینے والوں میں ابوجہل اور امیہ بن خلف جیسے دشمن بھی شامل ہیں۔

اور پھر زمانہ بعثت سے لے کر وفات تک کے حالات ایسی تفصیل کے ساتھ ہمارے پاس موجود ہیں۔ کہ اسکی مثال تمام گذشتہ انبیاؑ میں سے کسی کی زندگی میں بھی قطعاً نہیں ملے گی۔ آپ کے دن کے افعال اور آپ کی رات کی زندگی نہایت باریک تفصیل کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ کا شب و روز کا عملدرآمد ایسی صفائی کے ساتھ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ کہ گویا ہم خود اس زمانہ میں موجود اور آپؐ کی زندگی کے حالات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس پہلی شرط ایک بے نظیر رنگ میں آپ کے مبارک وجود میں پوری ہوتی ہے۔

پھر جس طرح آپؐ کی مبارک ذات میں پہلی شرط نہایت حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ اسی طرح ایک معجزانہ رنگ میں دوسری شرط بھی صرف آپ کی ہی زندگی میں پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ علیم و خبیر خدا کے دستِ قدرت نے آپ کو ایسے انقلابات میں سے گذارا۔ کہ ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں آپؐ نے زندگی کے ہر ایک شعبہ میں نوعِ انسان کے لئے ایک کامل نمونہ پیش فرمایا۔ اور کوئی انسانی خلق نہیں۔ جس کے ظاہر کرنے کا آپ کو پورا پورا موقعہ نہ دیا گیا۔ جب اس پہلو سے ہم آپؐ کی زندگی پر نظر کرتے ہیں۔ تو خدا کی قدرت کا ایک ہاتھ نظر آتا ہے۔ جس طرح قرآن شریف اس لحاظ سے ایک معجزہ ہے۔ کہ باوجود ایجاز کے وہ تمام الٰہی حقائق پر حاوی ہے۔ اور کوئی دینی حقیقت ایسی نہیں۔ جو اس میں نہ پائی جاتی ہو۔ اسی طرح آپؐ کی نبوت کی زندگی بھی اس لحاظ سے ایک معجزہ ہے۔ کہ ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں آپؐ نے زندگی کے ہر ایک پہلو کے لئے اور انسانوں کے ہر ایک طبقہ کے لئے ایک پاکیزہ اور کامل نمونہ دنیا کی پیروی کے لئے چھوڑا۔ اور تمام انسانی اخلاق میں سے کوئی ایسا خلق نہیں جس کا عملی نمونہ عین موقعہ اور محل پر آپؐ کی زندگی میں نظر نہ آتا ہو۔ (ماخوذ)

(باقی)

ملازمت کے لئے امتحان

Initial Recruitment Examination for posts of Divisional Accountants.

یہ امتحان اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور کے دفتر میں بتاریخ ۱۰ نومبر ہوگا۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۲۵ 10/53 تک ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور کو پہنچنی لازم ہیں۔
شرائط:۔ گریجوایٹ۔ عمر یکم نومبر ۵۳ء کو ۲۴ سال سے کم۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو اخبار سول ملٹری لاہور مورخہ 27 9/53۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

برادرم عبدالستار صاحب کو خدا تعالےٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار بشارت احمدؐ کلرک نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم صحت عطا فرمائے۔ عبد الغفار ڈار ناظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

آہ میری آپا جان مرحومہ

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد یونس صاحب قریشی از بریلی

میری آپا جان مرحومہ ناصرہ خاتون اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی عمر ۲۸/۲۹ سال کی تھی۔ جبکہ ان کو خدا کی طرف سے بلاوا آیا۔

۸ ستمبر ۱۹۵۳ء کو آپا جان کو مردہ بچہ پیدا ہوا جس کے صدمہ کو ان کا کمزور دل برداشت نہیں کر سکا۔ اور وہ جاں بحق ہو گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

میری آپا جان کے نکاح کا پچھلے سال اسی ماہ ستمبر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں خطبہ جمعہ سے قبل اعلان فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے بھی عجیب بھید ہوتے ہیں۔ اور وہی اپنے ان رازوں کو جانتا ہے۔ میری آپا کے لئے اس سے قبل کئی رشتے آئے۔ لیکن کوئی نہ کوئی روک پیدا ہو جانے کی وجہ سے۔ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔ لیکن جونہی مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے رشتہ کا پیغام پہنچنے کو تھا۔ تو میری آپا نے خواب میں دیکھا۔ "کہ امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ اور ہم ان کے روزے کی افطاری کا بندوبست کر رہے ہیں انہوں نے آتے ہی فرمایا کہ پردہ کر لو۔ میں لڑکیوں کی ماں کے پاس جا کر لڑکیوں کے رشتہ کے متعلق آخری فیصلہ کرنے آیا ہوں"۔

خدا تعالیٰ نے مرحومہ کے دل میں اس رشتہ کے لئے تحریک کی۔ اور جونہی امیر صاحب کا پیغام رشتہ پہنچا۔ مرحومہ کے والدین نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے منظوری دے دی اور نکاح ہو گیا۔

ہمارا خاندان خوش قسمت ہے جس کی ایک لڑکی سے ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا نکاح ہوا۔ اور اس پر جتنا بھی ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ کیونکہ گو مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب میں ذاتی خوبیاں بھی بہت ہیں۔ لیکن ان کا وہ جماعتی مقام جو ان کو خدا کے خلیفہ کی طرف سے حاصل ہے وہ (ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان) ایک خاص مقام ہے۔ اس لحاظ سے میری ہمشیرہ کی جو عزت افزائی ہوئی اس پر آئندہ نسلیں رشک کریں گی۔

آپا جان شادی کے بعد جب قادیان گئیں تو درویشانِ قادیان نے ان کی خاطر مدارات میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دس پندرہ یوم تک اس شادی کی خوشی میں مختلف گھروں میں دعوتیں کی گئیں۔

آج ان کی وفات پر درویشانِ قادیان ہی نہیں بلکہ قادیان کے غیر مسلموں نے بھی بطور تعزیت و اظہارِ افسوس۔ جو تاریں اور خطوط لکھے ہیں۔ وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ میری آپا نے اس قلیل مدت میں حسن سلوک اور نیکی سے درویشانِ قادیان کے دلوں میں جگہ پیدا کر لی تھی۔ اور وہ ان کی اس موت کو ایک قومی نقصان سمجھ رہے ہیں۔

میری آپا تعلیم کے لحاظ سے انٹرنس پاس تھی۔ لیکن اپنے مطالعہ اور خداداد قابلیت کی وجہ سے۔ ان کی لیاقت میٹرک سے بہت زیادہ تھی۔ ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسائل سیکھنے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا از حد شوق تھا۔ اکثر ان امتحانوں میں حصہ لیتی رہتی تھیں۔ جو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہوتے رہے ہیں۔ اور ان میں نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جہاں ان کو علم دوست بنایا تھا وہاں ان کو خوش الحانی بھی عطا کی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم بڑے سوز اور خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھیں۔ رخصتانہ کے بعد جب وہ قادیان پہنچیں۔ تو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے۔ ان کو سکرٹری مال کے عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ جس کو وہ تا قیام قادیان خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی رہیں۔ اور مزید برآں صدر لجنہ اماء اللہ یا جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اگر کوئی ہدایت یا حکم آئے تو اس کو ہر وقت سرانجام دیتی رہیں۔ پورے طور پر پابند صوم و صلوٰۃ کے علاوہ تہجد گذار بھی تھیں۔ رمضان شریف کے روزے ان کی پوری احتیاط کے ساتھ رکھتیں رات کو اٹھ کر نوافل ادا کرنے کی ہم کو بھی تحریص دلاتی اور فرماتیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان نوافل کی ادائیگی پر زور دے شادی کے بعد بھی عبادات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ اپنے شوہر کے ساتھ جا کر مسجد مبارک میں باقاعدگی سے تہجد ادا کرتی تھیں۔ اس دفعہ رمضان شریف میں مسجد اقصیٰ میں تراویح کی سنت کے احیاء کا موجب عورتوں کے لئے ہماری آپا ہی ہوئی تھیں۔ مسجد اقصیٰ میں تراویح نماز عشاء کے بعد پڑھائی جاتی تھیں جب وہ تراویح پڑھنے گئیں۔ تو مسجد میں ان کے سوا دوسری عورت نہ تھی۔ چنانچہ ان کو اکیلا دیکھ خادم مسجد نے اپنی بچی کو ان کے ساتھ کھڑا کر دیا آپا جان کے اس نمونہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ جب عورتوں کو یہ پتہ چلا۔ تو وہ بھی نماز تراویح ادا کرنے کے لئے آنے لگیں۔

جب سے وہ لجنہ اماء اللہ کے سکرٹری مال کے عہدہ پر۔ مقرر ہوئیں۔ اپنے عہدہ کے علاوہ دیگر کاموں کو بھی۔ جو ان کے سپرد صدر لجنہ اماء اللہ یا جنرل سکرٹری کی طرف سے کئے جاتے تھے۔ خوش اسلوبی سے انجام دیتی تھیں۔

چنانچہ پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی معیت میں غیر مسلموں کے گھروں۔ اور درسگاہوں میں جا کر جلسہ میں شرکت کی دعوت دیتی رہیں۔ جس کا اثر میں نے خود جلسہ سالانہ پر دیکھا۔ کہ کافی غیر مسلم مستورات ہمارے جلسہ میں شریک ہو کر جلسہ کی کارروائی سنتی رہیں۔ غرباء۔ یتمی اور مساکین کی بہبودی اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے۔ میری آپا کے دل میں ہمیشہ جذبۂ محبت موجزن رہتا تھا۔ اگر کوئی یتیم بچی پڑھائی یا سلائی وغیرہ کے لئے ان کے پاس آتی تو وہ اس میں بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔

قومی تحریکات خواہ مالی ہوں۔ یا اور نوعیت کی۔ ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی عادی تھیں۔ اور اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتی تھیں کہ جماعت کی طرف سے کوئی تحریک ہو اور وہ اس میں کوئی حصہ نہ لیں۔ تحریک جدید میں ہمیشہ حصہ لیتی رہیں۔ اور اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ چندہ کی رقم اپنے والد یا خاوند سے لیکر۔ اس کی ادائیگی اپنے ہاتھ سے کریں۔

جونہی ان کا رخصتانہ ہوا۔ سب سے پہلے قادیان جا کر۔ وصیت بحق بہشتی مقبرہ کرائی۔ اور اس کے جملہ ابتدائی امور انجام دیئے۔ چنانچہ ان کی میت کو بطور امانت تابوت میں دفن کیا گیا ہے۔ تاکہ موقعہ ملنے پر ان کو قادیان لے جا کر مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ میری آپا پہلی درویش خاتون ہوں گی۔ جو کہ باوجود پیچھے آنے کے۔ سب سے پہلے مقبرہ بہشتی میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ ان کی روح کو بلند درجات عطا فرمائے

والدین نے [illegible] پر عمر بھر قناعت کی۔ کبھی بھی دوسری لڑکیوں کے فیشنوں اور لباسوں کو دیکھ کر یا ان کی عادتوں کو دیکھ کر متاثر نہیں ہوئی۔ وہ کبھی دوسروں کی بری عادات سے متاثر نہ ہوتی تھیں۔ اپنے والدین کی انتہائی فرمانبردار اور مطیع تھیں۔ مجھے علم نہیں کہ کبھی والدین نے ان کو کوئی کام کرنے کی ہدایت کی ہو۔ اور انہوں نے اس کو سرانجام نہ دیا ہو۔ اور اسی طرح کبھی کسی کام سے منع کیا ہو۔ تو وہ اس سے رک نہ گئی ہوں۔ والدین کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو بھی۔ بہت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ اور ہمیشہ ان کی خوشنودی کے حصول کے لئے۔ ان کی اطاعت کرنا۔ اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ انہی اوصاف کی وجہ سے وہ۔ نہ صرف والدین کو پیاری تھیں۔ بلکہ خالہ و خالو چچا چچی۔ پھپھا و پھپھی ماموں و ممانی کو بھی بے حد پیاری تھیں۔

اور اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے اپنے محترم شوہر کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور انہیں کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ ہر طرح سے۔ ان کی خدمت گذار اور مطیع تھیں۔ بحیثیت اپنا شوہر ہونے کے بھی اور بحیثیت امیر ہونے کے بھی۔

میری آپا کی جہاں تک گھریلو زندگی کا تعلق ہے۔ ہم تینوں بہنوں نے ہمیشہ ان کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد پایا۔ میری تعلیم [illegible] سی ٹی تک کی وہی موجب تھیں۔ اور میری تربیت اور خانہ داری کے جملہ امور۔ صرف اور صرف انہی کی کوشش اور توجہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ میں تا زندگی ان کے ان احسانوں کی مرہونِ منت رہوں گی۔

ایک بڑی خوبی میری آپا میں یہ تھی۔ کہ وہ بہت کم گو واقع ہوئی تھیں۔ ہمیشہ وقت اور موقعہ کے لحاظ سے سوچ سمجھ کر بولنا ان کی خاص عادت تھی۔ اور اگر ان کو کبھی تکلیف یا دکھ ہوتا تو بہت ہی صبر و تحمل سے برداشت کرتیں تکلیف کا اظہار اور واویلا کرنا ان کی عادت کے خلاف تھا۔ میں نے ان کی اس بیماری میں۔ جو کہ ان کی موت کا سبب بنی۔ ان کے نزدیک ہو کر بھی دیکھا ہے۔ میں نے ان کو راضی بر رضاء الٰہی پایا۔ باوجودیکہ ان کا اپریشن ہوا تھا۔ جس سے ان کے مردہ بچہ پیدا ہوا۔ لیکن کوئی ایسی بات نہ کہی جس سے گھبراہٹ یا شکوہ کا اظہار مقصود ہو۔ اے میرے محسن اور پروردگار خدا تو میری آپا جان کو بڑے بڑے بلند درجات عطا فرما۔ اے خدا مجھ کو اور میری بہنوں کو بھی توفیق دے۔ کہ ہم بھی اپنی آپا کے نمونہ کو اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ اور ہم کو بھی ان خوبیوں کا مالک بنا جو ان میں پائی جاتی تھیں۔

(صادقہ خاتون قریشی بنت محمد یونس صاحب قریشی)
سکرٹری مال جماعت احمدیہ بریلی

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت بیت المال کی طرف سے متعدد بار یہ اعلان ہو چکا ہے کہ بعض سکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان۔ باقاعدہ ماہوار حساب کی پڑتال نہیں کرتے۔ اس لئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔

نظارت ہذا اس کے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہ بماہ حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ [illegible] رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ادخال خزانہ باقی نہیں ہے۔

امید ہے کہ اس رپورٹ کے ماہوار ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ :-

(۱) کوئی شخص جس نے ربوہ میں زمین حاصل کی ہے۔ یا آئندہ حاصل کرے مجاز نہ ہوگا۔ کہ اس زمین کو کسی دوسرے شخص کے پاس بذریعہ بیعہ۔ رہن ہبہ یا کسی اور طریق سے بغیر تحریری منظوری ناظر امور عامہ انتقال کرے

(۲) اسی طرح اس زمین پر جو عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ یا آئندہ تعمیر ہو۔ اس کی بھی آئندہ کسی دوسرے شخص کے پاس ہر قسم کے انتقال میں مذکورہ بالا منظوری لازمی ہوگی۔

(۳) اس اراضی اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کو کرایہ پر دینے کے متعلق یہی شرائط ہیں۔ کہ بلا تحریری منظوری ناظر صاحب امور عامہ اس عمارت کو کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر دیوے کرایہ دار کا معاملہ پیش کرکے فیصلہ لینے کی ذمہ داری مقاطعہ گیر پر ہوگی۔ ہر صورت میں عملدرآمد فیصلہ کے بعد ہوگا۔ بلا امید منظوری عملدرآمد درست نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے ضروری ہوگا۔ کہ مقاطعہ گیر کوئی عمارت کرایہ پر دینے سے پہلے دیکھ لے۔ کہ جس شخص کو وہ عمارت کرایہ پر دے رہا ہے۔ اس کے پاس نظارت امور عامہ کا ربوہ میں رہائش رکھنے کا تحریری اجازت نامہ ہے۔ جو کہ درخواست کرنے پر نظارت سے مل سکتا ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورا کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں یا اب کئے ہیں۔ ان کی بقیہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے ــــــ جن دوستوں نے ابھی تک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے نہیں کئے وہ براہ مہربانی جلد اپنے وعدے پورے کرکے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔

نام	رقم
ملک بشیر احمد خان صاحب زمیندار بشیر اسٹیٹس ڈاکخانہ ٹھیڑو سندھ	۶۷-۰-۰
چوہدری غلام محمد صاحب چک ۹۸ ضلع لائلپور	۱۰-۰-۰
شیخ عبد الحکیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۴۸-۰-۰
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الحکیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰-۰-۰
مستری محمد الدین صاحب دیال گڑھی حال ربوہ	۵۰-۰-۰
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں	۳۴-۵-۰
میاں سردار خان و غلام مصطفیٰ صاحبان چک ۱۶۶ نہر مراد ریاست بہاولپور	۸۰-۰-۰
چوہدری محمد شریف صاحب چک ۱۶۶ نہر مراد "	۵۰-۰-۰
چوہدری ولی محمد صاحب چک ۱۹۱ ریاست بہاولپور	۴۰-۰-۰
چوہدری علی محمد محمد علی صاحبان "	۶-۰-۰
چوہدری بہادر خان صاحب چک ۱۶۶ "	۴۰-۰-۰
چوہدری غلام قادر صاحب "	۸۰-۰-۰
چوہدری محمد الدین صاحب چک ۱۶۶ "	۴۲-۰-۰
چوہدری علی اکبر خان صاحب چک ۱۶۸ "	۸۰-۰-۰
چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۴۶ سرگودھا	۱۴-۰-۰
مستری عبد الماجد صاحب نیلا گنبد لاہور	۳۰-۰-۰
مرزا عبد المنان صاحب گڑھی شاہو لاہور	۱۲۵-۰-۰
فضل دین صاحب محلہ مسجد فضل قادیان	۱۵-۰-۰
سید حسن شاہ محمد حسین صاحب حلقہ ناصر آباد قادیان	۶۳-۰-۰
شیخ اللہ بخش صاحب بزاز محلہ مسجد فضل قادیان	۷۳-۰-۰
مہر الدین صاحب معذور حلقہ ناصر آباد قادیان	۶-۰-۰
عبد الرحیم صاحب حلقہ ناصر آباد قادیان	۲۹-۰-۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے

(۱) پہلے تحریک جدید کے مخلصوں کو ان کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دفتر کئی بار دے چکا ہے مگر اب چونکہ گیارھواں مہینہ اکتوبر شروع ہو رہا ہے۔ جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے۔ ان کو دفتر پھر دوبارہ توجہ دلا رہا ہے اس لئے کہ اب تو وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ یعنی صرف دو ماہ اکتوبر و نومبر۔ اس عرصہ میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی تمام جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کا تحریک جدید کا چندہ ادا ہونا ضروری ہے۔

(۲) جہاں افراد جماعت کو دفتر توجہ دلا رہا ہے۔ وہاں مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اور اُن کو بھی جنہوں نے وعدوں کی فہرستیں ارسال کرنے کا ثواب لیا تھا۔ اُن کو بھی جماعت کی فہرست بھیجی جا رہی ہے تا وقت کے اندر وصول ہو جائے

(۳) تحریک جدید کی مالی حالت اس قدر خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ جس طرح ستمبر ۱۹۵۱ء میں حالت ہو گئی تھی۔ بلکہ اب ستمبر ۱۹۵۳ء میں اس سے بھی زیادہ نازک تر ہو رہی ہے

(۴) پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت احباب کو توجہ دلائی تھی جس سے حالت درست ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ستمبر ۱۹۵۳ء کا ارشاد پیش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ آپ اپنا وعدہ دس پندرہ دن کے اندر ادا فرمائیں۔ فرمایا :-

(۵) "دوستوں کو کہا جائے۔ کہ یا تو اتنی رقم یہاں رکھ دو۔ یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو۔ یہ دین کا کام ہے۔ جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اور اگر آپ لوگوں کو ادائیگی میں کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"

(۶) "چاہیئے تھا کہ کہا جاتا۔ کہ ۹ ماہ تک تم نے سستی کی ہے۔ اب تم بیدار ہو جاؤ۔ اور وعدہ ادا کرو۔ اگر اب ادائیگی مشکل نظر آتی ہے۔ تو اس کو برداشت کرو سستی اور غفلت کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی"

(۷) "آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اُس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس لئے چندہ ادا نہ کرنا محض سستی ہے۔ اور کچھ نہیں"۔

(۸) آپ سستی کی وجہ سے اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ اب آخری وقت میں تو پختہ ارادہ اور پختہ نیت کرکے زیادہ سے زیادہ ماہ اکتوبر میں ادا کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ مغربی افریقہ کا نکاح ہمشیرہ بیگم بنت عبد اللہ خان صاحب سے مبلغ پندرہ صد روپے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بمقام ربوہ ۹/۵۳ کو پڑھایا۔ احباب جانبین کی خیر و برکت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عاجز محمد پریل احمدی از ٹنڈو یار و سندھ)

درخواست دعا

میری دو بہنیں عارضہ بخار بیمار ہیں۔ دوستوں سے اُن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صالح بدو ملہوی کراچی)

بعض صوبوں کی طرف سے مشرقی و مغربی وفاق کی مخالفت شروع ہو گئی

دستوری نزاعہ طے نہ ہوا تو وزیراعظم اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی تحریک پیش کریں گے

کراچی یکم اکتوبر۔ آج رات گئے تک آئین سازی کے سلسلے میں اختلافات دور کرنے اور ایک قابل قبول فارمولا تیار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ صوبائی وزراء اعلیٰ اور مرکزی وزراء سے وزیراعظم محمد علی نے آج شب بھی مشورہ کیا۔ اور آئین کے بارے میں اختلافات دور کرنے کے لئے جو تجاویز پیش ہوئی ہیں ان پر غور کیا گیا۔ پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس چند دن کے لئے ملتوی کرنے کے بعد اب ۷ اکتوبر کے اجلاس کے لئے آئین سازی کے سلسلے میں بات چیت اور مشوروں پر زیادہ وقت صرف کیا جا سکیگا۔ ابھی تک مختلف گروپوں کے درمیان اس سلسلے میں کوئی خاص تصفیہ نہیں ہو سکا ہے۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے جلسے میں وزیراعظم محمد علی نے بتایا۔ کہ صوبائی وزراء اعلیٰ اور چند دیگر ممبران سے وہ مشورہ کر رہے ہیں۔ جو کچھ دن اور جاری رہیں گے۔ اس لئے اب پارٹی کے جلسے میں ۵ اکتوبر تک بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور نہیں کیا جائیگا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں دو علاقائی وفاق مغربی و مشرقی۔ قائم کرنے کے سوال پر دو صوبے تو راضی ہیں۔ لیکن کئی صوبوں کے نمائندے اس تجویز کے خلاف ہیں۔ اور وہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے مطابق صوبوں کو برقرار رکھنے کے حامی ہیں۔ اس صورت میں یہ سوال تصفیہ طلب رہ جائے گا۔ کہ ایوان بالا میں صوبوں کو مساوی نمائندگی دی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر ۶ اکتوبر تک آئین سازی کے بارے میں کوئی تصفیہ نہ ہوا۔ تو ۷ اکتوبر کو وزیراعظم محمد علی اپنے حق میں اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے۔ فی الحال اس بات کی توقع ہے۔ کہ ۷ اکتوبر کو آئین سازی کا کام شروع کیا جائیگا۔ لیکن قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

وزیراعظم کی نشری تقریر

بقیہ صفحہ ۸

مجھے یقین ہے۔ کہ آپ سب کو اب اس بات پر اتفاق ہوگا۔ کہ یہی ایک طریقہ ملک کے لئے درست ہے۔ لیکن یہ راستہ اختیار کرنے میں ان مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار رکھنا چاہیئے۔ اور ملک کے مفاد کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے کی ہمہ تن کوشش کرنی چاہیئے۔ ترقی یافتہ ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ گذشتہ جنگ کے اثرات نے انگلستان کو مجبور کر دیا۔ کہ کفایت شعاری کی زندگی اختیار کرے۔ تاکہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکے۔ انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ جنگ عظیم کے بعد ان ممالک نے اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کیلئے کیا کیا تدبیریں اختیار کی تھیں۔ میں اور میرے رفقائے کار ہر امکانی کوشش کریں گے۔ کہ روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں مناسب قیمت پر آپ کو ملتی رہیں۔ چاہے اس کے لئے ہمیں قانون بنانے یا باہر سے زیادہ مال منگوانا پڑے۔ لیکن پھر بھی ہمیں سادہ اور کفایت شعارانہ زندگی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا ملک مادی طور پر ترقی کر سکے۔ اور ہمارے ملک کے باشندوں کو بے روزگاری کا شکار نہ بننا پڑے۔ محض اس خیال سے کہ ہمیں جلد سے جلد ضروریات زندگی کی وہ چیزیں مل جائیں جو غیر ممالک سے آتی ہیں ہمیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جو ہمارے ملک کی آئندہ صنعتی ترقی میں حائل ہو۔ کیونکہ صنعتی ترقی ہی ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ ہمارا ملک ہمیشہ کیلئے خوشحال ہو سکتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ملک کی ترقی کی اس پالیسی کے لئے آپ یہ معمولی سی قربانی دینے کے لئے تیار رہوں گے۔ آپ اس پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے اور کچھ نہیں تو صرف یہ کیجیئے کہ اپنے ملک کی چیزیں خریدیئے اور باہر سے آئی ہوئی ایسی چیزیں نہ خریدیئے۔ جن کی قیمتیں معمول سے بڑھی ہوئی ہوں۔ آپ کی حکومت کا یہ فرض ہے۔ اور یہ فرض آپ کی حکومت بجا لائیگی۔ کہ ملک صنعتی طور پر ترقی کرتا رہے۔ مثال کے طور پر میں یہ عرض کر دوں کہ پچھلے مہینے میں آپ کی حکومت نے کپڑے کی موجودہ تین ملوں کی توسیع کا حکم دیا ہے۔ اور کچھ نئی ملوں کے قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی۔ تو دو تین سال کے اندر کپڑے کی ضروریات ہمارا ملک خود پوری کرنے لگا۔ سوت کے مہیا ۴

۴ کرنے کا انتظام بہتر ہو گیا ہے۔ ہمارا اندازہ ہے ہمیں دو لاکھ ۱۵ ہزار گانٹھوں کی ہر سال ضرورت ہوتی ہے۔ جو تین مل ابھی قائم کئے گئے ہیں۔ وہ مل ایک لاکھ بیس ہزار گانٹھ تیار کرتے ہیں۔ یہ نصف کم کیا گیا ہے۔ کہ باقی ماندہ ہم باہر سے منگائیں۔ تاکہ ملک میں سوت کی کمی نہ رہے۔ اب روزمرہ کی ایک اور چیز رہ جاتی ہے۔ جس کی اشد ضرورت ہے۔ میری مراد کاغذ سے ہے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی۔ کہ اس مہینے مشرقی پاکستان میں ایک ایسا مل کام کرنے لگے گا۔ جو ملک کی تمام ضروریات مہیا کرے گا۔ ہماری ضروریات تیس ہزار ٹن سالانہ کی ہیں۔ اور یہ تیس تیس ہزار ٹن ہم ہمیشہ باہر سے منگواتے تھے۔ اس سے اندازہ کیجیے یہ مل کتنا بڑا ہوگا۔ ملک میں صنعتی ترقی کے جو انتظامات کئے گئے ہیں۔ وہ صرف فیکٹریوں تک محدود نہیں ہیں۔ گھریلو صنعتوں کی ترقی کا بھی پورا احساس ہے۔ اور ان کی بہتری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ کراچی میں مہاجرین کی آبادکاری کا کام بوجہ احسن آگے بڑھ رہا ہے۔ ڈرگ روڈ ویلیج کالونی جو چھ سو ایکڑ پر مشتمل ہے۔ مکانوں کے لئے تیار کر دی گئی ہے۔ اور گذشتہ چار ہفتے میں تین ہزار خاندان جس میں ۲۰ ہزار افراد شامل ہیں۔ اس کالونی میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ ہم ان سیاسی حالات کے ستائے ہوئے لوگوں کی امداد کے لئے اسی رفتار سے کام کرتے رہیں گے میں نے اپیل کی تھی۔ کہ مہاجرین کی آبادکاری کے لئے مکان بنانے کے سلسلے میں آپ فیاضی سے کام لیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری اپیل رائیگاں نہ جائیگی۔ میری مصروفیات کا یقیناً آپ کو علم ہوگا۔ آپ اجازت دیجیئے کہ میں آپ سے رخصت ہوں۔ ملک کے سامنے نہایت اہم مسائل درپیش ہیں۔ خدا کی عنایت

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

مولانا ابوالحسنات کے بیان کی مزید تفصیلات

لاہور ۳۰ ستمبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے کل جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری کا بیان سنا۔ بیان کے بعض حصے المصلح کی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔ مزید تفصیلات جواب موصول ہوئی ہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

مولانا ابوالحسنات نے عدالت کو بتایا۔ کہ وہ الور میں پیدا ہوئے تھے۔ اور وہ آج سے ۲۲ یا ۲۳ سال قبل مسجد وزیر خاں کے متولی مرزا ظفر علی کی دعوت پر لاہور آئے۔ تاکہ مسجد وزیر خاں میں خطیب کے فرائض سرانجام دیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گرفتاری کے دن تک اس عہدے پر فائز تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابتدا میں انہیں ایک سو روپے کے مشاہرے پر رکھا گیا تھا نیز رہائش کا مفت انتظام اس کے علاوہ تھا۔ انہوں نے کہا گرفتاری کے وقت انہیں خطیب کے طور پر ۱۷۵ روپے ماہوار تنخواہ مل رہی تھی۔ ان کے فرائض میں یہ امور شامل تھے۔ جمعہ کے روز خطبہ پڑھنا ہر روز صبح درس دینا اور فتوے جاری کرنا۔ عدالت کے اس سوال کے جواب میں کہ آیا انہوں نے "مرزائیت" کے بارے میں قلم اٹھانے کے علاوہ مذہبی لٹریچر میں کسی اور تصنیف کا بھی اضافہ کیا ہے۔ مولانا ابوالحسنات نے کہا کہ وہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں "بلوغ المرام" اور "اوراق غم" بھی شامل ہیں۔

مجلس عمل

سوال۔ آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن منعقد کرنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟

جواب۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے اس خیال کا ذکر کہ کنونشن منعقد کی جائے۔ سب سے پہلے مجھ سے جامعہ اشرفیہ کے مفتی محمد حسن نے کیا تھا۔ یہ کنونشن کے اصل انعقاد سے چند روز پہلے کی بات ہے۔

سوال۔ کراچی میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کس نے منعقد کی تھی؟

جواب۔ مجھے معلوم نہیں

سوال۔ کنونشن کی طرف سے مرکزی مجلس عمل کی تشکیل کب عمل میں آئی؟

جواب۔ ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو

سوال۔ مجلس عمل کے ممبران کون لوگ تھے۔

جواب۔ پیر صاحب سرسینہ۔ مولانا اختر علی سید سلیمان ندوی۔ مولانا مودودی۔ مفتی محمد شفیع اور بعض دوسرے لوگ جن کے نام مجھے اب یاد نہیں ہیں۔ ممبران کی کل تعداد ۱۵ تھی۔ کنونشن نے صبح کے اجلاس میں مجلس عمل کے لئے آٹھ ممبر چنے تھے۔ ان آٹھ ممبروں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ اپنے علاوہ مزید سات ممبروں کو نامزد کریں۔ ۱۸ جنوری کی شام کو مجلس عمل کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں سات مزید ممبر نامزد کر کے انہیں مجلس عمل میں شامل کیا گیا۔ ان سات ممبران میں سے مجھے صرف دو نام یاد ہیں۔ اور وہ ہیں صاحبزادہ فیض الحسن اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری

سوال۔ مجلس عمل کے وہ ممبر کب چنے گئے جنہوں نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کر کے مطالبات پیش کرنے تھے؟

جواب:۔ مجلس عمل کی اس میٹنگ میں جو ۱۸ جنوری کو منعقد ہوئی تھی۔ یہ وہی میٹنگ تھی۔ جس میں مزید سات ممبران کو شامل کیا گیا تھا۔ کنونشن کے صبح کے اجلاس میں جس میں کہ مجلس عمل مقرر کی گئی تھی۔ مولانا مودودی موجود تھے۔

سوال:۔ کیا مولانا مودودی نے شام کے اجلاس میں بھی شرکت کی تھی۔ جس میں کہ بعض ممبران کو شامل کرنے کے علاوہ ان اشخاص کو مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے وزیراعظم کے سامنے مطالبات پیش کرنے تھے؟

جواب۔ نہیں جناب۔ انہوں نے پیغام بھیج دیا تھا۔ کہ وہ کسی اور کام میں مصروف ہیں۔ انہوں نے ایک اور شخص کو اپنی نیابت کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ مجھے اس شخص کا نام یاد نہیں ہے۔ لیکن وہ کراچی میں جماعت اسلامی کے امیر تھے۔ ان کا یہ نائب اس وقت موجود تھا۔ جبکہ سات ممبروں کو شامل کرنے کے علاوہ ان اشخاص کا تقرر عمل میں آیا۔ جنہوں نے کہ وزیراعظم کے سامنے مطالبات پیش کرنے تھے۔ اس وقت اسلامی جماعت کے نمائندے نے مجلس عمل کی آئینی حیثیت کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں کیا۔

گواہ (یعنی سید ابوالحسنات) نے عدالت کے اس سوال کا جواب نفی میں دیا کہ کیا کنونشن کی کوئی سبجکٹ کمیٹی بھی تھی

سوال۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ مولانا مودودی نے یہ کہا تھا۔ کہ کنونشن کے فیصلوں کی روشنی میں یہ ضروری نہیں کہ مجلس عمل مقرر کی جائے۔ یا ڈائرکٹ ایکشن کی نوبت آئے؟

جواب نہیں۔

سوال کیا ۱۸ جنوری کی شام کو کوئی پبلک جلسہ منعقد ہوا تھا؟

جواب۔ یہ جلسہ نماز عشاء کے بعد کنونشن کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اس میں پچاس یا ساٹھ ہزار

کی اجازت تھی جلسے میں شمولیت پر کوئی پابندی نہیں تھی۔

سوال:۔ مجلس عمل کی میٹنگ کس وقت ہوئی تھی؟

جواب:۔ نماز مغرب کے بعد

جب عدالت نے مزید دریافت کیا۔ کہ کیا وہ پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں۔ تو مولانا ابوالحسنات نے کہا۔ مجلس عمل کی میٹنگ پبلک جلسے سے قبل یا شاید اس کے بعد منعقد ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا۔ مجلس عمل کی کارروائی ضبط تحریر میں لائی گئی تھی اور نیز تسلیم کیا۔ کہ پبلک جلسے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ دوسرے روز صبح سے رضاکار وزیر اعظم اور گورنر جنرل کی قیام گاہوں پر پکٹنگ کریں گے۔

جماعت اسلامی

سب سے پہلے جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد خان نے گواہ پر جرح کی جس نے یہ کہا تھا کہ ڈائرکٹ ایکشن کے بارے میں مولانا مودودی کا رویہ دوسری پارٹیوں سے مختلف نہیں تھا۔

گواہ نے کہا۔ کہ ۱۳ جولائی کو لاہور میں جو کنونشن منعقد ہوئی تھی۔ اس میں جماعت اسلامی کے دو نمائندے شریک ہوئے تھے یعنی نصر اللہ خان عزیز اور امین احسن اصلاحی جماعت اسلامی کے لئے دو نشستیں مخصوص کی گئی تھیں۔ یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کہ مجلس عمل میں جماعت اسلامی نے اپنے کوئی نمائندے نہیں بھیجے۔ ۱۳ جولائی کی کنونشن کی کارروائی قلمبند کی گئی تھی۔ یہ ریکارڈ یقیناً میرے گھر پر موجود ہوگا۔

سوال:۔ جب علماء بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ تو اس کی کارروائی کی رپورٹ کس نے تیار کی تھی۔

جواب:۔ مولانا احتشام الحق کے آدمیوں میں سے کسی ایک شخص نے

سوال:۔ کیا علماء کی اس کانفرنس میں جو بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا تھا؟

جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

سوال:۔ کنونشن کی کارروائی کس نے قلمبند کی؟

جواب:۔ مولانا احتشام الحق کے ایک آدمی نے۔

سوال:۔ کنونشن میں جو تقاریر ہوئی تھیں۔ کیا ان کا ریکارڈ بھی تیار کیا گیا تھا؟

جواب:۔ نہیں جناب۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مولانا مودودی نے کنونشن میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ دستوری سفارشات کے سلسلے میں علماء کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کے فیصلوں کی روشنی میں احمدیوں کے مسئلے پر علیحدہ غور کیا جائے؟

جواب:۔ نہیں جناب بلکہ کنونشن میں جو کچھ ہوا تھا۔ وہ ضرور ریکارڈ میں آیا ہوگا۔ یہ ریکارڈ مولانا احتشام الحق کے پاس ہونا چاہیئے۔

سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ مجلس عمل کی کوئی میٹنگ منعقد ہوئی تھی؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ اس کا کوئی ریکارڈ موجود ہے؟

جواب:۔ ضرور ہونا چاہیئے۔

سوال:۔ کس کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ میں نہیں جانتا۔ مولانا احتشام الحق کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہیئے۔

مجلس عمل نے وزیر اعظم کے پاس وفد بھیجنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کا ریکارڈ بھی ہونا چاہیئے۔ مولانا مودودی اس وفد میں شامل نہیں تھے۔

سوال:۔ کیا مولانا مودودی نے وفد کی آئینی حیثیت پر کبھی اعتراض کیا؟

جواب:۔ نہیں۔ گواہ نے کہا۔ کہ وہ پنجاب مجلس عمل کی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ جو ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میٹنگ میں مجلس عمل کی کارروائی کے متعلق مولانا مودودی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور نہ ان کی طرف سے کسی قسم کا اعتراض کیا گیا۔ اس کی کارروائی بھی ریکارڈ پر ہوگی۔ کراچی کی مجلس عمل نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور پنجاب کی مجلس عمل کی میٹنگوں میں جو فیصلے کئے گئے تھے۔ مولانا مودودی نے ان کے بارے میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔

بیان جاری رکھتے ہوئے گواہ نے کہا۔ میری گرفتاری سے ایک یا دو روز قبل مجلس عمل نے اپنی کراچی کی میٹنگ میں جو کچھ کیا تھا۔ مولانا مودودی نے اس کے بارے میں بھی کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس میٹنگ کی کارروائی بھی لکھی گئی تھی جو مولانا احتشام الحق کے پاس ہونی چاہیئے۔ مجلس عمل کی اس میٹنگ میں جو کراچی میں منعقد ہوئی تھی۔ مولانا مودودی موجود تھے۔

سوال:۔ جب آپ نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی تھی۔ تو کیا احمدیوں سے متعلق مطالبات کے بارے میں کسی قسم کا تذکرہ آیا تھا؟

جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل کی جرح

مسٹر یعقوب علی خان کی جرح پر گواہ نے کہا۔ کہ اس نے اس تحریک کے سلسلے میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے صرف دو مرتبہ ملاقات کی تھی۔ ایک مرتبہ ماہ اگست میں اور دوسری مرتبہ کئی ماہ بعد کسی جمعہ کے روز۔ گواہ نے بتایا۔ کہ ان میں سے کسی ایک ملاقات کے وقت احمدیوں کے خلاف مطالبات کا بھی ذکر آیا تھا لیکن مسٹر دولتانہ نے کہا۔ کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ معاملہ مرکز کے دائرہ اختیار سے تعلق رکھتا ہے۔

گواہ نے کہا۔ ہم نے ان سے درخواست کی۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری تائید کریں۔ لیکن انہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ اس معاملے میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ مجلس عمل کی ایک میٹنگ وزیر اعظم کی کوٹھی پر منعقد ہوئی تھی۔ اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ نے مجلس عمل کے ممبران سے یہ بھی کہا تھا کہ احمدیوں کے خلاف تحریک کو تقویت دی جائے گی۔ لیکن اس کا رخ مرکز کی طرف پھیرنا ضروری ہے۔"

مولانا ابوالحسنات نے کہا۔ کہ مولانا اختر علی خان نے مجلس عمل کی کسی میٹنگ میں بھی یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میں اس کا خیال رکھوں گا۔ کہ جو رضاکار کراچی روانہ ہوں گے۔ انہیں پنجاب گورنمنٹ گرفتار کرنے پائے۔ مولانا ابوالحسنات نے مزید کہا۔ جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے مسٹر دولتانہ نے مجلس عمل یا اس کے کسی رکن ممبر سے یہ نہیں کہا۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف تحریک کو جاری رکھیں۔

گواہ نے مزید کہا۔ "جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی برطرفی کے مطالبے سے مسٹر دولتانہ کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ مذکورہ اشتہار مجلس عمل کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ لیکن وہ "ختم نبوت" کے ہفتے کے ضمن میں "یوم مطالبات" سے متعلق تھا۔ جب میں نے یہ اشتہار دیکھا تو میں نے زمیندار کے دفتر سے پوچھا۔ کہ انہوں نے یہ غلط بات کیوں شائع کر دی ہے کہ ختم نبوت کے ہفتے" سے متعلق معلومات محکمہ اسلامیات سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مولانا اختر علی خان نے اس بارے میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن انہوں نے بعد میں مجھے اس نتیجے سے مطلع نہیں کیا۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس کی تردید شائع کر دیں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ نومبر کے "زمیندار" میں تردید شائع ہو گئی تھی۔ (بحوالہ ڈان یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء)

ماہرین کی کمیٹی سیونگ بنکوں کے طریقہ کار پر نظر ثانی کرے گی

کراچی یکم اکتوبر۔ مرکزی وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے وزیر مالیات آڈیٹر جنرل محکمہ ڈاک وتار اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کے نمائندوں پر مشتمل ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جو ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں کے موجودہ طریقہ کار پر نظر ثانی کرے گی۔ اور اسے بدلے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کے لئے سفارشات کرے گی۔

وزیر خزانہ دہلی جا رہے ہیں

کراچی یکم اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی ۱۱ اکتوبر کو دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔

ماسٹر تارا سنگھ کی دھمکی!

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب میں دہلی جا رہا ہوں۔ جہاں سے میں اس وقت تک زندہ واپس نہیں آؤں گا جب تک سکھوں کے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے۔ تارا سنگھ آج رات ۵۰۰ اکالیوں کے ساتھ دہلی میں مورچہ لگانے روانہ ہو گئے۔

کراچی میں ہفتہ قطار بندی منایا جائیگا

کراچی یکم اکتوبر۔ کراچی کے عوام کو بھیڑ کے موقع پر لائین لگانے کی عادت ڈالنے کے لئے کراچی میں ایک ہفتہ منایا جائے گا۔ وزیر داخلہ مسٹر گورمانی نے آج مسٹر احمد جعفر کے ایک سوال کے جواب میں یہ انکشاف کیا۔

پاکستان میں ۲ لاکھ غیر ملکی رہتے ہیں

کراچی یکم اکتوبر۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری میں ۲ لاکھ ۰ ہزار اشخاص نے خود کو غیر پاکستانی بتایا تھا پاکستان کی آبادی ۷ کروڑ ۵ لاکھ ۴۰ ہزار تھی ان کے علاوہ قبائلی علاقوں کی آبادی ۸ لاکھ ۷۰ ہزار تھی اس طرح پاکستان کی کل آبادی ۷ کروڑ ۵ لاکھ ۴۳ ہزار ہے۔ اور غیر ملکیوں کو ملا کر ۵ لاکھ ۴۳ ہزار

توہین عدالت کے الزام سے بری

لاہور ۲ اکتوبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے کل ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے کو توہین عدالت کے الزام سے بری کر دیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ خبر کی غلط اشاعت ہوئی مگر یہ طے نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس غلط اشاعت کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

پارلیمنٹ اور دستور ساز اسمبلی کی آئندہ نشست

کراچی یکم اکتوبر۔ وزیر اعظم کی اس تحریک پر کہ ایوان کے ارکان کو ایک قومی اہمیت کے مسئلہ پر طویل غور و خوض کرنا ہے۔ آج پارلیمنٹ کا اجلاس ۶ اکتوبر تک ملتوی کر دیا گیا۔ اس دن ایوان بیٹ سن کی پالیسی پر بحث کریگا اور ۵ اکتوبر کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

دستور کے متعلق متنازعہ امور کو طے کرنے کیلئے ہمیں خوشگوار فضا قائم کرنی چاہیے

ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کیلئے سادہ زندگی اختیار کیجئے اور پاکستانی مصنوعات استعمال کیجئے

ہمارے سامنے اس وقت اہم مسائل پیش ہیں

وزیر اعظم کی تیسری ماہانہ نشری تقریر

کراچی یکم اکتوبر۔ آنریبل وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی تیسری ماہانہ تقریر جو انہوں نے سوا سات بجے شام ریڈیو پاکستان سے نشر کی۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے

"میرے ہم وطنو! آج ایک مہینہ ہوا میں نے ریڈیو پر تقریر کی تھی۔ اس ایک مہینے کے دوران میں آپ کی حکومت کو اور مجلس دستور ساز میں آپ کے نمائندوں کو ایک نہایت اہم مسئلہ درپیش آیا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس میں ہر پاکستانی کو دلچسپی ہے۔ میری مراد اس ملک کے آئندہ آئین سے ہے۔ جس کی تشکیل میں بہت زیادہ وقت صرف ہو چکا ہے۔ جس توجہ اور جس دلچسپی سے ملک کے ہر حصے میں اس مسئلے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا ملک سیاسی طور پر بیدار ہے۔ اس سے جمہوریت کی اس روح کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جو ہم پاکستانیوں کی رگ و پے میں موجود ہے۔ ہر پاکستانی کے دل میں یہ خواہش موجود ہے۔ کہ ہمارا آئین ایسا ہو۔ جو ہماری طبعی ضروریات کے مطابق ہو۔ آپ کے وزیر اعظم یعنی خادم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ کی امیدوں۔ آپ کے اندیشوں۔ آپ کی خواہشوں اور آپ کی غلط فہمیوں کے ساتھ برابر کا شریک رہوں۔

پاکستان میں آئین سازی کا کام خاص طور پر اس لیے مشکل ہے۔ کہ ہمارے ملک کا جغرافیہ تمام دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ وہ آئین جسے بعض حلقوں میں عارضی آئین کہا گیا ہے۔ عوام میں بحث و مباحثے کا موضوع بنا رہا۔ میں مختصر طور پر اس آئین کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ گذشتہ چھ سال سے جس آئین کے تحت ہم ملک کا نظم و نسق چلاتے رہے ہیں۔ درحقیقت وہ عارضی آئین تھا۔ یہ وہ آئین ہے۔ جو برطانوی پارلیمنٹ نے ہماری آزادی کے وقت ہمیں دیا تھا۔ ہمارے ملک میں مجلس دستور ساز خاص طور پر اس لیے قائم کی گئی تھی۔ کہ ملک کے لیے مناسب آئین وضع کرے۔ اگرچہ مجلس دستور ساز نے دستور کے بنیادی اصول تجویز کئے ہیں۔ اور یہ بنیادی اصول مجلس دستور ساز کو پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی آئندہ ترقی کے راستے میں اس لیے رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔ کہ وفاقی اسمبلی میں صوبائی نمائندگی جیسے مسائل پر اکر اٹکاؤ پڑ گیا۔ اور یہ امر بھی زیر بحث آ گیا۔ کہ وفاقی حکومت کی نوعیت کیا ہو۔ ان اختلافات کو دور کرنے کی جو کوشش بھی کی گئی۔ وہ ناکام رہی۔ عام طور پر ان امور پر جو بحث و مباحثہ ہوا۔ اس کا نتیجہ سوائے تیزی کے کچھ نہ نکلا۔ جو کچھ میں نے عرض کیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہمیں ان امور کا فیصلہ نہایت ٹھنڈے دل اور غور و فکر سے کرنا ہے۔ چنانچہ آپ کی حکومت نے یہ خیال کیا۔ کہ شاید یہ مناسب ہو۔ کہ مجلس دستور ساز فی الحال صرف ان دفعات پر غور کرے۔ جن پر ملک کے مختلف عناصر کو اتفاق ہے۔ موجودہ صورت یہ ہے کہ جب تک مجلس دستور ساز مکمل طور پر ملک کے لیے آئین نہ بنا دے۔ ہم اس قانون کے تحت اپنے ملک کا نظم و نسق چلائیں۔ جو آزادی کے وقت برطانوی حکومت نے ہمیں دیا تھا۔ یہ صورت حالات غیر تسلی بخش ہے۔ فی الحال آپ کی حکومت کا آئین وہ ہے۔ جو حقیقت میں برطانوی پارلیمنٹ کا ایک ایکٹ ہے۔ اس کا نام ہے۔ "گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ" اس آئین کے تحت ملک کا نظم و نسق چلانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک عجیب و غریب مشکل یہ ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کا نظم و نسق ایسے آئین کے تحت چلائیں جو ایک غیر ملک نے ہمیں دیا ہو اور جو ایک دوسرے غیر ملک کے نام سے نامزد ہو۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے جن دفعات کی سفارش کی ہے۔ ان دفعات کے بہت بڑے حصے پر عام طور پر اتفاق کا اظہار کیا گیا ہے۔ جن دفعات پر اتفاق ہے بنیادی رہے ہیں اگر ان دفعات پر عمل درآمد کیا جائے۔ تو آئین سازی کے کام میں قابل قدر ترقی ہو گی۔ چنانچہ ہم نے یہ خیال کیا۔ کہ ایک بل کی صورت میں یہ دفعات مجلس دستور ساز کے سامنے پیش کر دی جائیں۔ چنانچہ وہ تجاویز جنہیں آپ کی حکومت نے بل کی صورت میں مجلس دستور ساز میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور جسے عام طور پر عارضی آئین کہا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ تجاویز تھیں جو مکمل طور پر بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی ان سفارشات پر مبنی تھیں۔ جن پر کلی اتفاق ہے۔ یہ تجویز کہ متنازعہ دفعات کے فیصلے سے قبل ہم بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی ان دفعات پر فی الحال دستور بنائیں۔ جن پر مختلف عناصر کو اتفاق ہے۔ بحث و مباحثے کا موضوع بن گئی۔ لیکن اس تجویز پر جو بھی نکتہ چینی ہوئی ہے۔ اس کا اکثر و بیشتر حصہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا یا اس بنا پر ہوا کہ تنقید کرنے والوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس مسودہ قانون میں کیا پیش کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی نکتہ چینی کو اس بنا پر حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ مسودہ قانون کی دفعات پیش از وقت شائع نہیں کی گئیں۔ اور نہ ان دفعات کا شائع کرنا ممکن تھا۔ کیونکہ جب تک پارلیمنٹری پارٹی کسی مسودہ قانون کو باضابطہ منظور نہ کرلے اسے عوام کیلئے شائع کرنا دستور کے خلاف ہے۔ باوجود ان مشکلات کے اس بات کا احترام کرتے ہوئے کہ ملک میں عام طور پر یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ ان متنازعہ امور کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ جو آئین سازی کی راہ میں حائل ہیں۔ ہم نے اس مسئلہ پر پوری توجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج مجلس دستور ساز چند دن کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ تاکہ مجھے اور میرے رفقائے کار کو موقع بہم پہنچایا جائے کہ ہم تمام تر توجہ اس مسئلہ پر دے سکیں اور ایک ایسا حل تیار کر سکیں۔ جو تمام صوبوں کو منظور ہو۔

یہاں میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ کہ متنازعہ امور پر ہمیں نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہے۔ اور اس کے لیے نہایت خوشگوار فضا قائم کرنی ہے۔ جب ہم ان مسائل پر غور و فکر کر رہے ہوں گے۔ تو ممکن ہے بعض غلط سلط اطلاعیں عوام تک پہنچیں گی۔ میں آپ سے اور اخبارات سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسی اطلاعات سے متاثر نہ ہوں۔ اور ایسی فضا قائم کریں جس میں ان مشکل مسائل پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے میں سہولت پیدا ہو۔

اب میں دو اور مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا مسئلہ ان چیزوں کی قیمتوں کا مسئلہ ہے۔ جو روزمرہ کی ضروریات کے لیے ہمیں درکار ہیں۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے۔ ملک بھر میں حالات تسلی بخش ہیں۔ البتہ ان چیزوں کی قیمتیں کافی حد تک اور بعض صورتوں میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ جو ہمیں غیر ملکوں سے منگوانی پڑتی ہیں۔ آپ کی حکومت نے ضروری اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول قائم رکھنے کے لیے جو انتظامات کیے ہیں۔ ان انتظامات پر کافی نکتہ چینی ہوئی ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ایسے قانون وضع کر رہی ہیں۔ جن کی رو سے چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف موثر کارروائی کی جاسکے۔

یہ قوانین ضرور نافذ کیے جائیں گے۔ یہ درست ہے۔ کہ روزمرہ کی ضروریات کی بہت سی چیزیں اب کم درآمد ہوئی ہیں۔ لیکن یہ مال اتنا کم نہیں ہوا۔ کہ نرخ اتنے بڑھ جائیں۔ جتنے بڑھ گئے ہیں۔ ضروریات کی جو چیزیں باہر سے منگوانا بند ہو گئی ہیں۔ یا کم ہو گئی ہیں وہ ایسی ہیں۔ جن کا کافی ذخیرہ ملک میں موجود ہے۔ یا ایسی ہیں جو خود ہمارے ملک میں تیار ہوتی ہیں۔ اور ملکی صنعت درآمد کی کمی کو پورا کر سکتی ہے۔ ہماری پالیسی یہ رہی ہے کہ برآمد سے جو روپیہ وصول ہو۔ وہ باہر سے مشینری منگوانے پر صرف کیا جائے۔ تاکہ اپنی روزمرہ کی ضرورتیں ملک خود پوری کرے۔ ہم نے یہ کیا تو ہم غیر ملکوں کے محتاج نہ رہیں گے۔ اپنی برآمد کا روپیہ جب ہم مشینری منگانے پر صرف کر دیتے ہیں۔ تو بہت کم روپیہ ایسا رہ جاتا ہے۔ جو باہر سے روزمرہ کی چیزیں منگوانے پر صرف کیا جاسکے۔ چنانچہ جب تک ہم اس قابل نہ ہوں کہ ہم اپنی ضروریات کی چیزیں خود مہیا کر سکیں۔ ہم کو غیر ملکی چیزوں پر ہاتھ کھینچ کر روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔ اور سادگی کی زندگی بسر کرنی ہوگی۔ عیش و عشرت کی چیزوں کی درآمد فوراً بند ہونی چاہیئے۔ ضرورت کی چیزیں منگوانے میں بھی ہمیں یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ ہم غیر ملکوں میں کتنا روپیہ صرف کر سکتے ہیں۔ اور یہ یقیناً وہ روپیہ ہوگا۔ جو مشینری خریدنے کے بعد ہمارے پاس بچ رہے گا۔ ہمارا ملک صرف اسی صورت میں ترقی کر سکتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں کارخانے ہوں۔ اور وہ کارخانے ہماری روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں مہیا کریں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

کوریا میں بھارتی فوج نے

حملہ کرنے والے ساٹھ اینٹی کمیونسٹ قیدیوں کو ہلاک و زخمی کر ڈالا

پان مون جام یکم اکتوبر۔ بھارتی فوجیوں نے آج یہاں ایک اینٹی کمیونسٹ جنگی قیدی کو ہلاک اور چھ کو زخمی کر ڈالا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب کہ غیر جانبدار افسر ایک ہسپتال کا دورہ کر رہے تھے اور جنگی قیدیوں نے وہاں فساد برپا کر دیا۔ قیدیوں نے بھارتی سپاہیوں پر جو ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں حملہ کر دیا جس سے متعدد بھارتی سپاہی زخمی ہوئے۔ شمالی کوریا کے جنگی قیدی جو بڑے کمرہ میں تھے وہ بھی ہوائیوں سے آملے